مجلس دعوۃ الحق پرنام بٹ کا تبلیغی و اصلاحی ترجمان

ماہنامہ

دعوۃ الحق

جمادی الاخریٰ ۱۴۴۴ھ مطابق جنوری ۲۰۲۳ء

سنت پر عمل کرنے سے دارین کا فائدہ ہے

جس طرح سرکاری ملازم کو کام کی وجہ سے دو بدلے ملتے ہیں، ایک تنخواہ، دوسرے پنشن، تنخواہ بھی کام کرنے کی وجہ سے ملتی ہے اور پنشن بھی اسی وجہ سے ملتی ہے، اسی طرح اچھا عمل ہو تو اور بُرا عمل ہو تو اس کے بھی دو بدلہ ہیں، ایک بدلہ دنیا میں اور ایک آخرت میں، سنت پر عمل کرے گا تو دنیا میں بھی چین و سکون ملے گا، حسنِ خاتمہ ہوگا اور پھر آگے جو معاملات ہیں قبر میں آرام، برزخ میں آرام، میدانِ محشر میں سہولتیں، پھر پل صراط پر تیزی سے گذر جائے گا، پھر ایک دم جنت میں پہونچ جائے گا، یہ جب آسانیاں اور برکتیں ہیں، جو سنت پر عمل کرتا ہے اس کا فائدہ خود اس کو جو ہوگا وہ تو ہوگا ہی، ساتھ میں اوروں کی بھی رہبری کا باعث بنتا ہے اس سے نور پیدا ہوتا ہے، نور سے سرور حاصل ہوتا ہے اور سرور سے قوت بڑھ جاتی ہے اور وہ نور جب قوی ہو جاتا ہے پھر اس سے اور بھی لوگ نفع اُٹھاتے ہیں۔

شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ

زیر سرپرستی

طبیب الامۃ مرجع العلماء عارف باللہ حضرت اقدس شاہ حکیم محمد کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم

ماہنامہ

دعوۃ الحق

جمادی الاخریٰ ۱۴۴۴ھ مطابق جنوری ۲۰۲۳ء جلد نمبر ۲ شمارہ نمبر ۳

بانی و بفیضِ دُعا

شیخ الشیوخ عارف باللہ محی السنۃ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

سرپرست

طبیب الامت مرجع العلماء عارف باللہ حضرت اقدس شاہ حکیم محمد کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم

ناظم اعلیٰ مرکز مجلس دعوۃ الحق

مدیر اعلیٰ

حکیم وصی اللہ

ناظم مقامی مجلس دعوۃ الحق

مدیر مسئول

مولانا قاری محمد عارف رحیمی صاحب

ترتیب وتقدیم

علمائے مقامی مجلسِ دعوۃ الحق

طابع وناشر

طابع وناشر حکیم وصی اللہ نے

جے۔یم۔پراسس چینئی سے چھپوا کر دفترِ دعوۃ الحق پرنام بٹ سے شائع کیا

اندرون ملک

قیمت فی پرچہ..... ۱۰ روپے

سالانہ زرِتعاون..... ۱۰۰ روپے

ششماہی زرِتعاون..... ۵۵ روپے

منجانب

مقامی مجلس دعوۃ الحق، پرنام بٹ

خط وکتابت وترسیل کا پتہ

مقامی مجلس دعوۃ الحق، پرنام بٹ، ٹملناڈو۔(انڈیا)

DAWAT-UL-HAQ

#43 Mulla Street, Pernambut - 635 810.
(Vellore Dist. Tamil Nadu) INDIA
Email: mudeer@dawatulhaq.in
www.dawatulhaq.in

آئینہ

ہر نصیحت ہمارے لئے آئینہ ہے آیئے اپنی سدھار کی فکر کریں

شمار	عناوین	شخصیات	صفحہ
۱	ذکر وفکر	حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر میاں صاحب دامت برکاتہم العالیہ	۳
۲	خزائن القرآن	عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نوراللہ مرقدہٗ	۷
۳	خزائن الحدیث	حضرت مولانا محمد حسین صدیقی دامت برکاتہم	۱۱
۴	اشرف النصائح	حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نوراللہ مرقدہٗ	۱۴
۵	معارفِ ابرار	شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نوراللہ مرقدہ	۱۷
۶	فیضانِ کلیم	طبیب الامۃ مرجع العلماء حضرت شاہ حکیم محمد کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم	۱۹
۷	دردِ دل کی آہ وفغاں	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی رحمۃ اللہ علیہ	۲۱
۸	دُرویش کی پند ونصائح	حضرت مولانا شرف الدین یحییٰ منیری نوراللہ مرقدہٗ	۲۴
۹	سیرتِ خاصانِ حق	عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاب گڈھی نوراللہ مرقدہٗ	۲۶
۱۰	دردِ محبت	حضرت مولانا ضیاء الحسن ضیاءؔ صاحب	۲۸
۱۱	مسائل واحکام	فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی نوراللہ مرقدہ	۲۹
۱۲	انوارِ سنت	عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نوراللہ مرقدہٗ	۳۰
۱۳	مہلکات	شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نوراللہ مرقدہ	۳۱
۱۴	اسلامی عقائد	شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نوراللہ مرقدہ	۳۲

نفس کی ہر وقت دیکھ بھال کرتا رہے، نفس کی چال بڑی باریک اور خفیہ ہوتی

دینی کتب ورسائل کا احترام ہر مسلمان کا فرض ہے

توفیقِ توبہ

حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر میاں صاحب دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ، يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَاتَفْعَلُوْنَ، وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ۔ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ بَشَّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ۔ اَمَّابَعْدُ!

آج کل اس دورِ فتن میں ہم لوگ رُوحانیت سے کٹ کر مادّیت کی طرف دوڑ رہے ہیں جس کی بناء پر اعمالِ صالحہ سے غفلت اور گناہوں کی طرف رغبت بڑھتی جارہی ہے، لاکھوں افراد ایسے ہیں کہ جو اپنے دعویٰ میں مسلمان ہیں لیکن گناہوں میں سر سے پاؤں تک ڈوبے ہوئے ہیں، فسق وفجور میں اس حد تک آگے جاچکے ہیں کہ گناہوں کے ترک کرنے اور توبہ واستغفار کا تصور بھی نہیں کرتے۔ اس کے بعد ان کے دل میں خیالات ایسے پیدا ہوتے ہیں کہ اَب ہماری توبہ ہی کیا قبول ہوگی؟ حالانکہ حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے: ”وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ۔ (سورۃ الشوریٰ:۲۵)“ (وہ ایسا مالک ہے کہ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور تمام گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے“۔ اللہ کی ذات سب سے زیادہ رحیم وکریم ہے، وہ اَرحم الراحمین ہیں، اس کی رحمت سے کبھی نا اُمید نہ ہوں، برابر توبہ کا اہتمام کرتے رہیں، گناہ ہوجائے پھر فوراً

توبہ کریں۔ حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ یہ شعر پڑھا کرتے تھے ؎

ہم نے طے کیں اس طرح سے منزلیں گر پڑے، گر کر اُٹھے، اُٹھ کر چلے

''صغائر'' کی مغفرت تو اعمالِ صالحہ سے بھی ہوسکتی ہے، لیکن ''کبائر'' کی مغفرت مشروط ہے توبہ کے ساتھ۔ یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ مغفرت کی خوشخبری سن کر گناہوں پر جرأت کرنا اس خیال سے کہ ''مرنے سے قبل توبہ کرلیں گے'' بہت بڑی حماقت، نادانی، بے وقوفی ہے۔ کیونکہ آئندہ کا حال کسی کو معلوم نہیں کہ کب نزع کا عالم طاری ہوجائے اور توبہ کا دروازہ بند ہوجائے۔ مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کا شعر ہے ؎

ظالم ابھی ہے فرصتِ توبہ، نہ دیر کر وہ بھی گرا نہیں، جو گرا پھر سنبھل گیا

حدیث مبارک میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

''اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ۔ ترمذی: ۲/۷۲)''

''عقل مندی'' کی سند دربارِ رسالت سے اس شخص کو عطا ہورہی ہے جس نے اپنے نفس کا حکم نہیں مانا اور مابعد الموت کے لئے عمل کیا اور ''بے وقوف'' وہ ہے جو اپنے نفس کو اس کی خوشیوں کے پیچھے لگائے رکھے اور اللہ تعالیٰ سے لمبی لمبی اُمیدیں لگائے رکھے۔ جتنے بھی گناہ ہوں سب توبہ کرنے سے معاف ہوسکتے ہیں۔

ترمذی شریف ابواب الدعوات میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِيْ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ

فِيكَ وَلَا أُبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً۔ ترمذی: ۱۹۴/۲)"

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے انسان! بے شک تو جب تک مجھ سے دُعا کرتا رہے گا اور مجھ سے اُمید لگائے رہے گا، میں تجھ کو بخشوں گا، تیرے گناہ جو بھی ہوں اور میں کچھ پرواہ نہیں کرتا ہوں۔ اے انسان! اگر تیرے گناہ آسمان کے بادلوں تک پہنچ جائیں، پھر بھی تو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں تجھے بخش دوں گا اور میں کچھ پرواہ نہیں کرتا ہوں۔ اے انسان! اگر تو اتنے گناہ لے کر میرے پاس آئے جس سے ساری زمین بھر جائے، پھر مجھ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناتا ہو، تو میں اتنی ہی بڑی مغفرت سے تجھ کو نوازوں گا جس سے زمین بھر جائے۔

یہ حدیث مؤمن بندوں کیلئے اعلانِ عام ہے جو شہنشاہِ حقیقی کی طرف سے نشر کیا گیا ہے۔ انسانوں سے لغزشیں اور خطائیں ہوجاتی ہیں، احکام کی ادائیگی میں خامی رہ جاتی ہے۔ مواظبت اور پابندی میں فرق آجاتا ہے، چھوٹے بڑے گناہ اپنی نادانی سے کر بیٹھتا ہے۔ اللہ پاک نے اپنے بندوں کی مغفرت کیلئے یہ نسخہ تجویز فرمایا ہے کہ عجز وانکساری کے ساتھ بارگاہِ خداوندی میں مضبوط اُمید رکھتے ہوئے مغفرت کا سوال کرو، دل میں شرمندہ وپشیمان ہو، کہ "ہائے مجھ ذلیل وحقیر سے مولائے کائنات خالق موجودات تبارک وتعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی ہوگئی" اور آئندہ کیلئے گناہ نہ کرنے کا پختہ عزم کرے، اس پر اللہ جل شانہٗ مغفرت فرمادیتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ لَا أُبَالِي یعنی بخشنے میں مجھ پر کوئی بوجھ نہیں، مجھے کسی قسم کی پرواہ نہیں ہے، نہ بڑے

گناہ بخشنے میں کوئی مشکل ہے، نہ چھوٹا گناہ معاف کرنے میں کوئی مانع ہے ع

إِنَّ الْكَبَائِرَ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

(قصیدۃ البردہ للامام البوصیری، البیت: ۱۵۵، دار المیامۃ دمشق)

(یعنی ''مغفرت کیلئے گناہِ کبیرہ اور گناہِ صغیرہ دونوں برابر ہیں'')

گناہوں کی کثرت کی دو مثالیں ارشاد فرماتے ہوئے مؤمنین کو مزید تسلی دی اور فرمایا کہ: اگر تیرے گناہ اس قدر ہوں کہ ان کو جہنم بنایا جائے اور وہ زمین سے آسمان تک پہنچ جائیں اور ساری فضاء (آسمان وزمین کے درمیان) کو بھر دیں، تب بھی مغفرت مانگنے پر میں مغفرت کردوں گا۔ اور اگر تیرے گناہ اس قدر ہوں کہ ساری زمین ان سے بھر جائے، تب بھی میں بخشنے پر قادر ہوں اور سب کو بخشتا ہوں، تیرے گناہ زمین کو بھر سکتے ہیں تو میری مغفرت بھی زمین کو بھر سکتی ہے۔ بلکہ اس کی مغفرت تو بے انتہاء ہے آسمان وزمین کی وسعت اور ظرفیت اس کے سامنے ہیچ در ہیچ ہے، البتہ کافر ومشرک کی بخشش نہ ہوگی، جیسا کہ حدیث شریف کے آخر میں بطورِ شرط کے فرمایا ہے: ''لَا تُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا'' اور قرآن شریف میں ارشاد ہے:

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ

(سورۃ النساء: ۴۸)

''بے شک اللہ نہیں بخشے گا اس کو کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک قرار دیا جائے اور اس کے سوا دوسرے جتنے گناہ ہیں جس کیلئے وہ چاہے گا بخش دے گا''۔

''کافر ومشرک'' کی کبھی بھی مغفرت نہ ہوگی یہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ ''مؤمن بندہ'' سے جتنے بھی گناہوں ہو جائیں اللہ کی رحمت اور مغفرت سے کبھی نا اُمید نہ ہو، توبہ واستغفار میں لگا رہے اور مغفرت کی پختہ اُمید باندھے رہے۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
جمادی الاخریٰ ۱۴۴۴ھ جنوری 2023ء

عظمتِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ قَالَ تَعَالٰی

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ۔ (سورۃ الم نشرح)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے آپ کا نام بلند کر دیا۔ بلند کر دیں گے نہیں فرمایا بلکہ فرمایا کہ بلند کر دیا۔ وعدہ نہیں ہے کہ آئندہ بلند کر دیں گے، اس کا انتظار کیجئے۔ انتظار کی تکلیف ہم آپ کو نہیں دینا چاہتے، اپنے محبوب کو کوئی تکلیف دیتا ہے؟ اس لئے ازل سے ہی ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام بلند کر دیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ اس کی تفسیر کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے قرآن پاک نازل کیا اسی نے تفسیر بیان کی ہے اور تفسیر درمنثور میں موجود ہے کہ

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ۔

کی تفسیر اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی میں فرمائی کہ

اِذَا ذُکِرْتُ ذُکِرْتَ مَعِیْ۔

جب میرا ذکر کیا جائے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر بھی کیا جائے گا۔ میرے نام کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام بھی لیا جائے گا۔

حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کا ترجمہ فرماتے ہیں کہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر آپ کا آواز بلند کیا۔ یعنی اکثر جگہ شریعت میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارکہ مقرون کیا گیا ہے جیسے خطبہ میں، تشہد میں، نماز میں، اذان میں اقامت میں۔

اس آیت سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیسی عظمت شان ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ میرے نام کے ساتھ اے رسول آپ کا نام بھی آئے گا۔ پس اگر کوئی شخص ایک کروڑ مرتبہ میرا نام لے اور آپ کا نام نہ لے یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے لیکن مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ نہ کہے، یعنی اللہ پر ایمان لائے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہ لائے تو اس کی توحید قبول نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا، رسالت کی تعظیم اور تصدیق توحید کیلئے ضروری ہے۔ جب اللہ کی عظمت بیان کی جائے اور رسول اللہ کی عظمت بھی بیان کی جائے تب توحید کامل ہوتی ہے۔ یعنی عظمت اللہ اور عظمتِ رسول اللہ دونوں کی تصدیق کا نام توحید ہے۔ اللہ کی عظمت کی دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کی تصدیق کی جائے۔ جتنا بڑا ملک ہوتا ہے۔ اس کا سفیر اتنا ہی بڑا ہوتا ہے۔ دیکھئے اگر امریکہ کا سفیر آجائے تو دنیوی حکومتوں میں زلزلہ مچ جاتا ہے، سب لوگ ڈر جاتے ہیں کہ بھئی اس کے خلاف کوئی کام نہ کرو اور یہ تو محض دنیوی عزت ہے ملک بڑا ہے یہ کوئی عزت نہیں ہے محض دنیاداری ہے۔ لیکن اس مثال سے معلوم ہوا کہ ملک کی عظمت سے سفیر کی عظمت ہوتی ہے۔

رسول، اللہ کا سفیر ہوتا ہے۔ پس جب اللہ عظیم الشان ہے تو ثابت ہوا کہ اللہ کا رسول بھی عظیم الشان ہے۔ اور یہ بات سو فیصد یقینی ہے کہ اگر کوئی عمر بھر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے لیکن مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ نہ کہے، یعنی آپ کی رسالت پر ایمان نہ لائے تو یہاں علماء بیٹھے ہوئے ہیں وہ بتائیں کہ اس کا ٹھکانہ کہاں ہوگا؟

(مجلس میں موجود علماء نے عرض کیا کہ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ جامع)

کیونکہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تو اس نے مانا لیکن مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ تسلیم نہیں کیا جب کہ اللہ تعالیٰ ہی کا حکم ہے۔ (اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ) یعنی اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پر ایمان لانے کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا لازم کر دیا۔ پس جس نے رسالت کا انکار کیا اس نے اللہ کے حکم کا انکار کیا اس لئے منکر رسالت کافر ہے۔ عظمتِ رسالت کا انکار اللہ کا انکار ہے۔ اسی کو مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاب گڑھی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اللہ کا انکار ہے انکارِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اقرار ہے اللہ کا اقرارِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسی لئے حدیث قدسی میں اللہ نے فرمایا:

اِذَا ذُکِرْتُ ذُکِرْتَ مَعِیْ۔

جب میرا نام لیا جائے گا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کا نام بھی لیا جائے گا۔ جو کوئی مؤذن اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے گا تو اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہ بھی کہے گا۔ ایک شاعر کہتا ہے:

اب مرا نام بھی آئے گا ترے نام کے ساتھ

یہ ہے عاشقوں کی عزت، عاشقوں کو اللہ نے یہ درجہ دیا ہے، اللہ اپنے عاشقوں کو عزت دیتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا اللہ کا عاشق کوئی نہیں ہوسکتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں اللہ کے سب سے زیادہ عاشق ہیں، آپ جیسا عاشق ہونا ناممکن ہے۔ آپ جیسا کہ اللہ کا عاشق نہ کوئی ہوا، نہ ہے اور نہ قیامت تک ہوگا۔ آپ کی بے مثل شانِ عشق اس حدیث سے ظاہر ہے:

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوَدِدْتُ اَنْ اُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ اُحْیٰ، ثُمَّ اُقْتَلُ، ثُمَّ اُحْیٰ، ثُمَّ اُقْتَلُ، ثُمَّ اُحْیٰ، ثُمَّ اُقْتَلُ۔ (صحیح بخاری)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں یہ محبوب رکھتا ہوں کہ میں اللہ کے راستہ میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں۔ سبحان اللہ! جانِ پاک رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیا عشق تھا کہ اللہ کے راستہ میں بار بار شہادت کی تمنا فرمارہے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید الانبیاء ہیں، اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام خلائق میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ پیارے ہیں۔ یہ مضمون اتنا ضروری ہے کہ جزوِ ایمان ہے۔ عظمتِ توحید اور عظمتِ رسالت دونوں ساتھ ساتھ ہیں۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
جمادی الاخریٰ ۱۴۴۴ھ جنوری 2023ء

آدابِ طعام

حضرت مولانا محمد حسین صدیقی دامت برکاتہم

عَنْ اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَبْنِ اَبِیْ سَلْمَةَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْاَسَدِ رَبِیْبِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا فِیْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَكَانَتْ یَدِیْ تَطِیْشُ فِی الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ "یَاغُلَامُ سَمِّ اللهَ تَعَالٰی، وَكُلْ بِیَمِیْنِكَ، وَكُلْ مِمَّا یَلِیْكَ" فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِیْ بَعْدُ ۔ (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابوحفص عمر بن ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرورش میں تھے روایت کرتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرورش میں ابھی بچہ تھا اور میرا ہاتھ کھانا کھاتے وقت پیالے میں گھومتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے لڑکے! بسم اللہ پڑھو اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔ اور اپنے قریب سے کھاؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے بعد میرے کھانے کا طریقہ یہی رہا۔ (بخاری ومسلم)

تشریح: یَاغُلَامُ یہاں پر بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا غلام! اشارہ ہے کہ بچے کو بچپن سے ہی ادب واخلاق کی تعلیم دی جائے۔

بسم اللہ پڑھنے کا حکم: بِسْمِ اللهِ۔ یہ سنت ہے بعض کے نزدیک مستحب ہے جیسے کہ دوسری روایت میں آتا ہے۔

’’اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ طَعَامًا فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ فَاِنْ نَسِیَ فِیْ اَوَّلِہٖ فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ فِیْ اَوَّلِہٖ وَاٰخِرِہٖ‘‘ کہ جب تم میں سے کوئی کھانا شروع کرے تو بسم اللہ پڑھے، اگر وہ شروع میں بھول جائے تو جب یاد آئے تو ’’بِسْمِ اللّٰہِ فِیْ اَوَّلِہٖ وَاٰخِرِہٖ‘‘ پڑھ لے۔

بسم اللہ کی برکت سے کھانے میں برکت کے ساتھ شیطان دور ہوجاتا ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ بہتر ہے کہ پوری بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ لے ورنہ صرف بسم اللہ بھی پڑھ لے تو بھی کافی ہے۔

دائیں ہاتھ سے کھانے کا حکم: وَکُلْ بِیَمِیْنِکَ۔ دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اکثر کے نزدیک یہ ’’کُلْ‘‘ کا حکم وجوب کیلئے ہے۔

ایک دوسری حدیث میں آتا ہے ’’اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَاْکُلْ بِیَمِیْنِہٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلْیَشْرَبْ بِیَمِیْنِہٖ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِشِمَالِہٖ وَیَشْرَبُ بِشِمَالِہٖ‘‘ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔

ایک عبرتناک واقعہ: بعض حدیث کی کتابوں میں آتا ہے کہ ایک شخص بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تنبیہ فرمائی کہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ اس نے کہا کہ میں داہنے ہاتھ سے نہیں کھا سکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آئندہ بھی نہ کھا سکو گے اس کے بعد سے اس کا دایاں ہاتھ منہ تک نہیں جاتا تھا۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک عورت کو بائیں ہاتھ سے کھاتے دیکھا تو بددُعاء فرمائی اور وہ عورت طاعون میں مرگئی۔

اپنے سامنے سے کھانے کا حکم: کُلْ مِمَّا یَلِیْكَ حافظ فرماتے ہیں کہ اگر ایک ہی نوع کا کھانا ہے تو اپنے سامنے سے کھائے اور اگر متعدد انواع واقسام کے کھانے ہو تو پھر اپنے پسند کے کھانے دوسرے کے سامنے سے بھی کھانا حدیث سے ثابت ہے۔ اپنے آگے سے کھانے کو حدیث بالا میں فرمایا گیا کیونکہ دوسری روایت میں اس کی علت یہ فرمائی گئی کہ درمیان میں برکت کا نزول ہوتا ہے کہ درمیانی حصہ آخر تک باقی رہے تاکہ برکت کا نزول آخر تک ہوتا رہے۔

روای حدیث حضرت عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کے مختصر حالات

یہ حضرت ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے ہیں جو ان کے پہلے شوہر ابوسلمہ سے پیدا ہوئے۔ ہجرت سے دوسال پہلے پیدا ہوئے جب کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور ابوسلمہ حبشہ میں تھے اپنے بہن بھائیوں میں سب سے بڑے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکاح اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے ہوا اس وقت یہ بچے تھے اس کے بعد یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرورش میں آئے یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی روایت کرتے ہیں اور اپنی والدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات نقل کرتے ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء ۳/۴۰۸)

عبداللہ بن مروان کے زمانہ میں انتقال ہوا۔ (اسد الغابۃ)

ابن الاثیر فرماتے ہیں کہ ان کا انتقال ۸۳ھ میں ہوا۔ (سیر اعلام النبلاء ۳/۴۰۸)

ماہنامہ دعوۃ الحق
جمادی الاخریٰ ۱۴۴۴ھ جنوری 2023ء

مجالسِ حکیم الامتؒ

حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ

حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ کے اصلاحی ملفوظات جو روحانی زندگی میں عجیب انقلاب پیدا کرتے ہیں

ایک صاحب کی غلطی پر متنبہ فرماتے ہوئے فرمایا کہ مجھے ابہام (صاف بات نہ کرنا) بے حد ناگوار ہوتا ہے اس سے بے حد تکلیف ہوتی ہے بہت ہی اذیت کی چیز ہے بڑا بار ہوتا ہے قلب مشوش ہوتا ہے اس سے دوسرے کو بہت تکلیف ہوتی ہے مگر اس وقت عام عادت ہوگئی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ لوگ قصد کرتے ہیں ایذاء کا، قصد تو ایذاء کا نہیں کرتے مگر وہ کام کرتے ہوئے جو سبب ہوتا ہے ایذاء کا اور وہ کام قصد سے ہوتا ہے اس ابہام کا موجب ایذاء ہونا اگر آپ کو معلوم نہیں تو نہایت بے حسی ہے اور اگر معلوم ہے تو آپ نے اس کو اختیار کیوں کیا اس کا سبب محض بے پروائی اور بے فکری ہے اور اگر نہ محبت ہو، نہ عقیدت ہو، نہ خوف ہو یہ اسباب ہوسکتے ہیں بے پروائی کے اگر ان میں سے ایک بھی ہو تو کبھی بے پروائی نہیں ہوسکتی میں کم بخت کیا چیز ہوں کہ میں اس کا انتظار کروں کہ مجھ سے محبت خود حضرات انبیاء علیہم السلام سے نہ عقلی محبت فرض، نہ طبعی محبت فرض اس صورت میں ایسی چیز کا دوسروں سے کیسے طالب ہوسکتا ہوں کہ مجھ سے محبت کرو چاہتا صرف یہ ہوں کہ اذیت نہ پہنچائیں اور جو شخص خود خشکی کا برتاؤ کرتا ہو جیسا کہ میں اس پر احتمال

کرتا ہوں کہ وہ دوسروں کی محبت کا منتظر ہوگا کیا یہ اس کی ناگواری کا سبب نہ ہوگا اور اس سے اس کو اذیت نہ ہوگی میرے اس طرز آزادی کو دیکھ کر فلاں نظامی نے تو چھاپ دیا کہ یہ جو طرز اختیار کر رکھا ہے اس سے طریق کی اشاعت نہیں ہوسکتی میں نے سنکر کہا کہ تمہارے یہاں یہ بات ہوگی کہ یہ طرز مانع اشاعت طریق ہے ہمارے یہاں تو یہی تدبیر اشاعت طریق کی ہے کیا میں اس طرز کو چھوڑ کر طریق کو ذلیل کردوں طریق کو طالب اور مخلوق کو مطلوب بناؤں یہ مجھ سے نہیں ہوسکتا مجھ کو غیرت آتی ہے اور یہ سب اُمور میرے فطری ہیں۔

میں بھی ان کے خلاف پر قادر نہیں ہوں لوگ چاہتے یہ ہیں کہ تابع بن کر خدمت کرے تو کیا میں ان کا نوکر ہوں غلام ہوں خدمت سے انکار نہیں آدھی رات میں بھی ہو خدمت کو تیار ہوں خادم ہوں مجھ سے خدمت مگر طریق سے کسی کا غلام نہیں ہوں جو مجھ پر حکومت کرے مجھ کو تابع بنا کر خدمت لینا چاہتے ہو اور میں واقع میں گو حقیر سہی، ذلیل سہی، گنہگار سہی، سب ہی کچھ سہی مگر دوسروں کو اور خصوصاً ان کو جو محبت کا دعویٰ کر کے آتے ہیں عقیدت لے کر آتے ہیں ان کو کیا ہے کہ وہ میرے ساتھ ایسا برتاؤ کریں ۵ ربیع الثانی ۱۲۸۰ھ میری پیدائش ہے تو اس حساب سے ۴ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ کو اکہتر (۷۱) سال کی عمر ہوجائے گی تو آخر اتنی عمر کے تجربات بھی تو کوئی چیز ہیں میں ان کو کس طرح چھوڑ دوں اور دوسروں کے کہنے پر چلنے لگوں اگر کسی کو میرا یہ طرز ناپسند ہے تو میرے پاس مت آؤ جہاں چاپلوسی ہو اور خاطر تواضع ہو وہاں جاؤ ایسے بھی دنیا میں بہت ملیں گے میں کسی کی وجہ سے اپنے طرز کو مسلک کو نہیں چھوڑ سکتا کج طبع لوگوں کی اصلاح بدوں اس طرز کے ہو نہیں سکتی۔

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب فرمایا کرتے تھے کہ جس مرید کا پیر ٹرانہ ہو اس کی اصلاح نہیں ہوسکتی آخر میں حضرت مولانا دیوبندی کی جو کہ مجسم اخلاق تھے یہ رائے ہوگئی تھی کہ ایسے متکبروں کو تھانہ بھون بھیجا جاوے وہیں ان کا دماغ درست ہوسکتا ہے یہ زندوں کی رائیں ہیں۔ اب اہل برزخ کی رائے سنو مولوی ظفر احمد حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سے بیعت ہیں ایک مرتبہ انہوں نے حضرت حاجی صاحب کو خواب میں دیکھا عرض کیا کہ حضرت دُعاء فرمادیجئے کہ میں صاحب نسبت ہوجاؤں فرمایا کہ صاحب نسبت تو تم ہو مگر اصلاح کی ضرورت ہے اور وہ اصلاح اپنے ماموں سے کراؤ۔ زندوں کی مردوں کی سب کی یہی رائے ہے کہ آج کل اصلاح بدوں اس طرز کے نہیں ہوسکتی آدمی ولی بن سکتا ہے۔ بزرگ بن سکتا ہے قطب بن سکتا ہے غوث ابدال سب کچھ بن سکتا ہے لیکن آدمیت انسانیت اور چیز ہے اور وہ بدوں کسی کی جوتیاں سیدھی کئے ہوئے بلکہ جوتیاں کھائے ہوئے پیدا نہیں ہوسکتی اور اس پر بھی بس نہیں بلکہ اس کے ساتھ اس کی بھی ضرورت ہے کہ اپنے مصلح کے سامنے جا کر سب اپنا کچا چٹھا کھول کر رکھ دے پھر ان کی تعلیم پر عمل کرے اس وقت منزل مقصود پر پہنچ سکتا ہے اسی کو مولانا فرماتے ہیں۔

قال را بگذار مرد حال شو پیش مرد کاملے پامال شو

(قال کو چھوڑ، حال پیدا کر، اور کسی مرد کامل کے آگے پامال ہوجا)

پھر ان کی تعلیم پر جو عمل کیا جاویگا اس میں ہر ناگوار کو گوارکرنا پڑیگا یعنی اگر اپنے دعویٰ میں صادق ہے اور اس راہ میں قدم رکھا ہے تو سب سے پہلے اس کی ضرورت ہے کہ ہر چیز کے لئے تیار ہوجاوے اس کو عارف شیرازی فرمائیں۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
جمادی الاخریٰ ۱۴۴۴ھ جنوری 2023ء

اِرشاداتِ محی السنہؒ

مرتب: عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ

شیخ المشائخ محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ کے روح پرور انقلابی اور معرفت سے بھرپور مجالس پیشِ خدمت ہیں۔

ارشاد فرمایا کہ حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ کوئی رقم کسی سے لے تو دوبارہ گن لے۔ مگر اس نیت سے کہ کہیں شاید زیادہ نہ دے دیئے ہوں۔ کیونکہ کم دینے کا گمان کرنا بدگمانی ہے۔

ارشاد فرمایا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ بزرگوں کا فیض قریب والوں کو نہیں پہنچتا، اس کی کیا وجہ ہے؟ بات یہ ہے کہ سورج میں کتنی روشنی ہوتی ہے کوئی اس کا اندازہ کرسکتا ہے؟ لیکن جب بادل آجاتا ہے تو پھر اس کا فیض رُک جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ والوں کی برکات اور ان کی روحانیت وانوار سے دور کے لوگ مستفیض ہوتے ہیں، ان کا فیض حاصل کرتے ہیں، لیکن جو لوگ قریب ہوتے ہیں ان میں بدگمانی واعتراض ہوتا ہے۔ تو یہ چیزیں ان کو فیض سے محروم کردیتی ہیں۔

ارشاد فرمایا کہ حضرت ملا جامی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک بزرگ کی خدمت میں گئے۔ جب اس شہر میں پہنچے تو دیکھا کہ ان بزرگ کا محل عالی شان ہے، دروازے پر پہرہ دینے والا بھی ہے، یہ دیکھ کر اُنہوں نے کہا یہ بزرگ تو دنیا دار معلوم ہوتے ہیں

اتنے ٹھاٹ سے رہتے ہیں۔ یہ سوچ کر فارسی میں ایک مصرع پڑھا ع

نہ مرد آنست کہ دنیا دوست دارد

یہ کہہ کر وہاں سے واپس چل دیئے۔ قریب ہی مسجد تھی تھکان تھا ہی، وہاں آرام کیا، نیند آ گئی۔ خواب میں دیکھا کہ میدان حشر قائم ہے۔ ایک شخص اُن سے کہہ رہا ہے کہ میرا قرض ادا کرو، یہ بہت پریشان ہیں کہ کہاں سے ادا کروں، اسی پریشانی کے عالم میں دیکھا کہ وہی بزرگ گھوڑے پر سوار ہو کر تشریف لا رہے ہیں، اُنہوں نے پوچھا کہ کیا ہوا؟ تو اُنہوں نے پوری صورت حال ان کو بتلائی تو ان بزرگ نے خزانچی سے فرمایا کہ اس کا قرض ہمارے خزانہ سے ادا کر دو۔ اسی خواب کے متصل اذان ہوگئی۔ وہ فوراً اُٹھے تو دیکھا کہ حضرت عبید اللہ احرار تشریف لا رہے ہیں اور صورت وہی ہے جو خواب میں دیکھی تھی۔ فوراً اُن کے قدموں میں گر پڑے اور کہا کہ میری غلطی معاف کر دیجئے اور درخواست کی کہ مجھے بیعت کر لیجئے۔ فرمایا کہ ایسے بیعت نہیں کروں گا، پہلے وہ مصرع سناؤ جو رات تم نے کہا ہے، مجبوراً سنا دیا:

نہ مرد آنست کہ دنیا دوست دارد

ان بزرگ نے فرمایا کہ اس میں یہ مصرع بھی بڑھا دو:

اگر دارد برائے دوست دارد

اس سے معلوم ہوا کہ کسی کے ظاہری حالات کو دیکھ کر کوئی فیصلہ جلد نہیں کرنا چاہئے۔

ملفوظاتِ طبیب الامت

مرتب: حضرت مفتی خواجہ معصوم ثاقب صاحب زید مجدہم

طبیب الامۃ مرجع العلماء حضرت شاہ حکیم کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم کی صحبت کیمیاء اثر کے چند نقوش جو قارئین دعوۃ الحق کے پیش خدمت ہیں

یاد رکھو! مومن سمجھدار ہوتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ توحید اور رسالت کا اقرار کرنے والا ہوتا ہے۔ ان دونوں کے امتزاج سے مومن کے دل میں دانائی پیدا ہوتی ہے۔ ان میں سے اگر ایک کو یعنی توحید کو مانتا ہے اور رسالت کو نہیں مانتا تو وہ مومن ہو ہی نہیں سکتا، اسی طرح اگر رسالت کا اقرار کرتا ہے توحید کا نہیں تو ایسا شخص بھی مومن نہیں ہے۔ دونوں لازم وملزوم ہیں، توحید اور رسالت کے اقرار کی وجہ سے انسان کو اعمال صالحہ انجام دینے کی توفیق ہوتی ہے۔ اس سے عقل اور سمجھ کامل ہوتی ہے۔ احکام خداوندی اور سنت کی مکمل پیروی کرنے سے قلب کو سکون میسر ہوتا ہے مگر افسوس کہ آج امت مسلمہ پوری کی پوری اس سے انحراف کر رہی ہے۔

گناہ کے اثرات کبھی دیر میں ظاہر ہوتے ہیں۔ یونانی طریقہ علاج میں ہے کہ اگر کسی شخص نے پارہ کھالیا ہے تو اس کا ظہور بیس برس کے بعد ہوتا ہے اسی طرح بعض امراض ایسے بھی ہیں جن کا ظہور دسیوں سال کے بعد ہوتا ہے، بہت سے مرکبات ایسے ہوتے ہیں جسے کھاتے وقت انسان کو اس کے مضرات کا پتہ نہیں چلتا اور اس کا استعمال کرتا رہتا ہے لیکن اس کا ظہور ایک دم ہو جاتا ہے، ایک صاحب کو نسخہ

لکھا گیا، جس کی مقدار خوراک دو ماشہ مقرر کی گئی تھی اور ہدایت کی گئی تھی کہ اس سے زیادہ مت کھانا لیکن مریض نے دوا کی وقتی افادیت کو دیکھتے ہوئے مقدار خوراک کو دگنی کر دیا پھر چھ مہینہ کے بعد طبیب کی تجویز کردہ مقدار خوراک سے زیادہ کھانے کا ری ایکشن شروع ہوا، ان کے منہ میں چھالے نکل آئے، اب ان مریض کا حال یہ ہے چھالہ نکلے بارہ سال کا عرصہ بیت چکا ہے لیکن اب بھی منہ کے چھالے ختم نہیں ہوئے ہیں، بہت دوائیں کیں لیکن وہ چھالے نہیں گئے، انہوں نے دو چمچہ کے بجائے پانچ چمچہ اس دوا کا استعمال کر لیا تھا یہ سوچ کر کہ اس وقت اس دوا کو کھانے سے بہت طاقت مل رہی ہے اور بہت مزہ آرہا ہے لیکن اب اس پر پچھتاتے ہیں، کتنی ہی دوائیں ڈاکٹروں نے کر ڈالیں لیکن ان کے منہ کے چھالے نہیں جارہے ہیں اور چھالوں سے ہونے والی سوزش ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی ہے، زیادہ دوا کھانے کی وجہ سے اس کا مادہ پورے بدن میں سرایت کر گیا۔ اسی کو کہا جاتا ہے کہ تھوڑی دیر کا مزہ بعد میں سزا، اسی طرح انسان گناہ کرتا ہے تھوڑی دیر کے لئے لیکن اس کی سزا بڑی لمبی ہوتی ہے۔

آج ہم گناہ کو بہت ہی معمولی چیز قرار دیتے ہیں حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے، یہ چیز ایسی ہے جو ہمارے اعمال کو جلا دیتی ہے، سارے کا سارا اعمال سوخت کر لیتی ہے، ایسے ہی انسان جب گناہ کرتا ہے تو اس کا دل سیاہ ہوجاتا ہے، سیاہ ہونے سے مراد کوئلے کی طرح کالا ہونا تھوڑا ہی ہوجاتا ہے بلکہ سیاہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ قلب میں مردنی سی چھا جاتی ہے، اچھے اعمال کی جانب طبیعت مائل نہیں ہوتی۔ جب حرام مال پیٹ کے اندر جاتا ہے تو اس سے جو خون بنے گا وہ پورے بدن میں گردش کرے گا اور ہر جگہ فساد لائے گا۔

روحِ تصوف

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی رحمۃ اللہ علیہ

استاذ ابوعلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صوفیہ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات بوقت نزع مختلف ہوتے ہیں بعض پر ہیبت کا غلبہ ہوتا ہے اور بعض پر رجاء کا اور بعض پر اس حالت میں ایسی چیزیں (نعماء آخرت یا بشارات) منکشف کردی جاتی ہیں جو اس کے لئے سکون واطمینان کا سبب ہوجاتی ہے۔

بعض بزرگوں سے حالت نزع میں کہا گیا کہ لا الٰہ الا اللہ کہو۔ تو فرمایا کہ تم کب تک مجھ سے یہ کہتے رہو گے حالانکہ میں حق تعالیٰ ہی کی محبت میں جل بھن رہا ہوں۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا کہ میں حضرت ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ان کی وفات کے وقت حاضر تھا۔ ان سے کہا گیا کہ تم بیماری کو کیسے پاتے ہو فرمایا کہ بیماری سے پوچھو کے وہ مجھے کیسا پاتی ہیں۔ پھر اُن سے کہا گیا کہ لا الٰہ الا اللہ کہئے تو دیوار کی طرف چہرہ پھیر لیا اور فرمایا کہ میں نے اپنی پوری ہستی کو تیری ہستی کیلئے فنا کردیا۔ یہی جزاء ہے اُس شخص کی جو آپ سے محبت کرے۔

اور ابومحمد دسبلی رحمۃ اللہ علیہ سے وفات کے وقت کہا گیا کہ لا الٰہ الا اللہ کہو تو فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے جس کو ہم (خوب) سمجھتے ہیں اور اسی پر فنا ہورہے ہیں اس کے بعد یہ شعر پڑھا (ترجمہ شعر) جب میں اس کا عاشق ہوگیا تو اس نے ناز کیا کہ اسے پہن لیا اور مجھ

سے اعراض کرنے لگا۔ اور اس پر راضی نہیں ہوا کہ میں اس کا غلام ہوں (یعنی اس کو ادائے حق کیلئے کافی نہیں سمجھا اور حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے ان کی وفات کے وقت کہا گیا کہ لا الٰہ الا اللہ کہو تو یہ شعر پڑھا۔ (ترجمہ شعر) اس کی سلطانی محبت نے کہا کہ میں رشوت قبول نہیں کیا کرتا۔ تم اُس سے اُسی کی قسم دے کر پوچھو کہ پھر وہ کیوں میرے قتل کے درپے ہیں (مطلب شاید یہ ہے کہ عدالت عشق میں رشوت سے تو کام چلتا نہیں کہ اس کے ذریعے جان بچ سکے۔ اب تم سلطان تخت ہی سے دریافت کرو کہ مجھے کس گناہ میں قتل کیا جاتا ہے۔ یہ عنوان عاشقانہ ہے اس پر شبہ سوءِ ادب کا نہ کیا جائے) حکایت ہے کہ اُن سے یعنی (حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ سے بوقت وفات) کہا گیا کہ لا الٰہ الا اللہ کہو۔ انھوں نے فرمایا کہ کیا میں اس کے پاس نہیں جارہا ہوں۔

ابوعلی روز باری کی حکایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں جنگل میں ایک نوجوان سے ملا۔ اس نے مجھے دیکھا تو کہنے لگا کہ کیا (میرے) محبوب کیلئے یہ کافی نہ تھا کہ مجھے اپنے محبوب میں مشغول ومشغوف کرلیا تھا۔ یہاں تک کہ مجھے (ظاہری طور پر بھی) بیمار کردیا اس کے بعد میں نے دیکھا کہ فوراً ہی اُس کا نزع شروع ہوگیا۔ میں نے اسے کہا لا الٰہ الا اللہ کہو۔ اس نے اشعار پڑھے:

(ترجمہ اشعار) اے وہ ذات کہ میرا بدون اس کے نباہ نہیں ہوسکتا اگرچہ وہ مجھے عذاب دہ تکلیف پہنچائے اور اے وہ ذات کہ جس نے میرے قلب پر ایسا قبضہ کیا ہے کہ اس کی کوئی حد نہیں ہے۔

اور حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ سے (بوقت وفات) کہا گیا کہ لا الٰہ الا اللہ کہو فرمایا کہ میں اسے بھولا نہیں ہوا ہوں کہ (از سرِ نو) یاد کروں۔ اس کے بعد یہ اشعار پڑھے (ترجمہ اشعار) وہ (ہر وقت) میرے دل میں حاضر اور اس کی آبادی و رونق کا سبب ہے۔ میں اُسے بھول نہیں گیا کہ (از سرِ نو) یاد کروں۔ وہی میرا آقا اور معتمد ہے اور میرا اس سے تعلق کا حصہ کامل ہے۔

(قشیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ) میں نے عبداللہ بن یوسف اصبہانی سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے ابوالحسن بن عبداللہ طرسوی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ بواسطہ علوش دینوری رحمۃ اللہ علیہ حضرت مزین کبیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے تھے کہ انھوں نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ میں تھا کہ اچانک مجھے (باطن میں) ایک اضطراب پیش آیا۔ میں مدینہ طیبہ کا ارادہ کر کے شہر سے باہر نکلا۔ جب بیر معونہ کے پاس پہنچا اچانک ایک جوان کو زمین پر پڑا ہوا دیکھا میں اس کے پاس گیا دیکھا تو وہ نزع کی حالت میں تھا۔ میں نے اس کو لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کی۔ اُس نے آنکھیں کھول دیں اور یہ شعر پڑھا (ترجمہ) اگر میں مر رہا ہوں تو کیا حرج ہے۔ کیونکہ عشقِ الٰہی میرے دل میں بھرا ہوا ہے۔ اور شریف لوگ عشق ہی کی بیماری سے مرا کرتے ہیں۔ اس کے بعد ایک نعرہ مارا اور انتقال کر گئے۔ میں نے غسل و کفن دے کر نمازِ جنازہ پڑھی۔ جب دفن سے فارغ ہوا تو میرے قلب کا اضطراب اور سفر کا ارادہ سب ختم ہو گیا واپس مکہ معظّمہ آ گیا۔

فائدہ: گویا اللہ تعالیٰ نے وہ تقاضہ سفر کا اس نوجوان کی خدمت کیلئے پیدا کیا تھا۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
جمادی الاخریٰ ۱۴۴۴ھ جنوری 2023ء

راہِ طہارت میں ثابت قدمی

حضرت مولانا شرف الدین یحییٰ منیری نور اللہ مرقدہٗ

اسلام یعنی ایمان حقیقی کی شان ہی کچھ اور ہے یہ جو باتیں لکھی گئیں ذرا غور طلب ہیں۔ اچھی طرح سمجھنے کی ضرورت ہے اور بار بار دیکھنے کی حاجت ہے۔ کیونکہ یہاں پر ایک شبہ یہ بھی واقع ہوتا ہے۔ آخر اتنے لاکھ آدمی جو ایمان و اسلام کے مدعی ہیں اور طہارت کے درجہ سے گرے ہوئے ہیں۔ کیا یہ مسلمان نہیں ہیں؟ یا ان کو مسلمان ہی کہنا نہ چاہئے؟ جواب۔ خبردار، کبھی زبان پر نہ لانا مسلمان نہیں ہیں۔ بلکہ بحکم ظاہر شریعت سب مسلمان ہیں۔ اور اعتقاد کا مسئلہ بھی یہی ہے۔ ہاں، جہاں پر راہ کی بات کا بیان ہوگا تو صاف صاف کہنا ہی پڑے گا۔ اس عالم کے احکام ہی کچھ اور ہیں۔ کیونکہ یہ عالمِ باطن ہے جس طرح علم کی دو قسمیں ہیں وہبی اور کسبی، اسی طرح طہارت و پاکی کی دو صورتیں ہیں۔ (۱) خود بخود دل میں ایسی بات پیدا ہو کہ جوارح اور حواسِ خمسہ طہارت سے آراستہ ہو جائے۔ اس کو فضلِ محض اور کفایت کہتے ہیں۔ خواص اس کیلئے مخصوص ہیں۔ (۲) دوسری صورت یہ ہے کہ مجاہدہ و ریاضت کیلئے جامہ و بدن کی طہارت سے شروع کرتے ہیں اور پھر دل کو انوار کی منزل تک پہنچا دیتے ہیں۔ صرف پڑھ لینے اور جان لینے سے تو کوئی بات حاصل نہیں ہوتی۔ عملِ صالح، عبادت و ریاضت کرنا ہی پڑتا ہے۔

برادرِ عزیز! تم کو لازم ہے کہ راہِ طہارت میں ثابت قدم ہو جاؤ۔ اور بقدرِ وسع و طاقت اپنے دو تین وقت تجدید وضو کی عادت کر لو۔ ایک بعدِ طلوع آفتاب،

دوسرے بعد نمازِ عصر، تیسرے بعد نمازِ عشاء اور شبِ جمعہ کو رات بھر اس طرح جاگتے رہو کہ بعد نمازِ عشاء تجدید وضو کرو، پھر دوگانہ ادا کرو۔ نماز تسبیح پڑھ لو، پھر متواتر وضو کرو۔ دس مرتبہ یا پندرہ مرتبہ یا بیس مرتبہ سبحان اللہ! اگر بیس بار ہو تو کیا بات ہے۔ نہیں تو جس قدر ممکن ہو ہر وضو کے بعد دوگانہ ضروری ہے۔ جن دُعاؤں کے بارے میں لکھا ہے مریدان کو پڑھے جب تھوڑی رات باقی رہے غسل کرے اس کام کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھے۔ یہ عمل کوئی معمولی عمل نہیں۔ انشاء اللہ یہ عمل کرو گے تو خداوند کریم طرح طرح کی پاکیوں سے تمہیں آراستہ کرے گا۔ اور ظاہر و باطن کی آلائش کو دور کردے گا۔ ایک بات اور ہے وہ یہ ہے کہ ہر حال میں سمجھتے رہو کہ حق تعالیٰ دانا بینا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا نام رقیب بھی ہے جب بندہ اُس کی صفت سے واقف ہو جاتا ہے تو اس میں شرم پیدا ہو جاتی ہے وہ ایسا کام کرنا نہیں چاہتا جو اللہ کو ناپسند ہو۔ کیونکہ ہزار پردے میں کوئی کام کیوں نہ کیا جائے اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔

ایک بزرگ سے سوال ہوا کہ اس کی دلیل اور اس کی نشانی کیا ہے آپ کو معرفتِ الٰہی حاصل ہے آپ نے فرمایا کہ جب کبھی خراب قسم کا اندیشہ دل میں پیدا ہوتا ہے تو اندرونِ دل سے یہ آواز آتی ہے کہ تجھے خدا سے شرم نہیں آتی۔ اور بعض آسمانی کتاب میں یوں آیا ہے اے میرے بندے! تو نے لباسِ حیا پہن لیا ہے جتنے عیوب تجھ میں ہیں سبھوں کو خلق اللہ سے چھپاؤں گا اور جس جس مقام میں تجھ سے گناہ سرزد ہوئے ہیں وہاں کے باشندوں کے دل سے میں نے اس کو بھلا دیا۔ غرض اس سے یہ ہے کہ قیامت میں تیرے گناہوں پر گواہی نہ گذرے۔ اور لوحِ محفوظ سے بھی تیرے بُرائیاں دھودی گئیں۔ تاکہ حشر کے دن نہایت آسانی کے ساتھ تیرے حساب کتاب میں اختصار کروں تاکہ تجھ پر جواب دینا سہل ہو۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
جمادی الاخریٰ ۱۴۴۴ھ جنوری 2023ء

اخلاقِ سلف

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاپگڈھی نور اللہ مرقدہٗ

سلف صالحین کے اخلاق میں سے ایک یہ ہے کہ سوءِ خاتمہ سے بہت ڈرتے اور اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ پناہ مانگتے رہتے اگرچہ تمام جہاں سے بڑھ کر عابد ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے نیز کسی کو اپنے خاتمہ کے متعلق یقینی علم نہیں۔ زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ حُسن ظن ہی ہے کسی کو کلمۂ شہادت پر ہمیشہ رہنے کا یقین نہیں ہے۔

حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، جس کا خاتمہ لا اِلٰہ الاّ اللہ پر ہوا، وہ جنت میں داخل ہوگا، پھر روتے اور فرماتے اس بات کا کون ذمہ دار ہے کہ میرا خاتمہ لا اِلٰہ الاّ اللہ پر ہی ہوگا۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہم نے سنا ہے کہ ایک آدمی ہزار سال کے بعد دوزخ سے نکالا جائے گا۔ پھر فرمانے لگے، کاش وہ آدمی میں ہی ہوں، کیونکہ اس کا نکلنا یقینی تو ہے۔

اے دوست! تو اس بات سے پرہیز کر کہ اپنے کو ضرورت سے زیادہ دنیوی اُمور میں مبتلا کرے کیونکہ ممکن ہے کہ تیری موت غفلت کی حالت میں ہو، اور دونوں جہاں میں تو نامراد رہے (العیاذ باللہ) اے دوست! تو اس بات کو یاد رکھ اور غور کر اللہ تجھے ہدایت دے۔ والحمد للہ رب العٰلمین

سلف صالحین کے اخلاق میں سے ایک یہ ہے کہ جب کسی مریض کے پاس جاتے تو جلدی سے شفاء کی دُعاء نہ کرتے۔ بلکہ کچھ دیر تک غور کرتے، حتیٰ کہ

ان کو مرض کا باعث اور اس کا انجام و نتیجہ معلوم ہو جاتا تب دعاء فرماتے، کیونکہ بعض دفعہ ترقیٔ درجات کے لئے بھی ہوتا ہے تو اس وقت شفاء کی دُعاء مناسب نہیں۔ یہی کیفیت اس حالت کی ہے جب مرض بطور سزا ہو پس نیک مرد کو اللہ کی عظمت کے خیال سے صبر کرنا چاہئے تاکہ سزا پوری ہو جائے۔ اے دوست! اسے یاد رکھ۔

سلف صالحین کے اخلاق میں سے ایک یہ ہے کہ مسجد کے قریب مکانوں میں رہنا پسند کرتے تاکہ اکثر اوقات ان کو رعایت آداب کے ساتھ مسجد میں بیٹھنا آسان ہو۔ کیونکہ مرفوعاً روایت ہے کہ مسجد پرہیزگاروں کا گھر ہے اور جن لوگوں کے گھر مسجد میں ہیں اللہ تعالیٰ ان کی راحت و آرام اور پلصراط سے عبور کا بھی ضامن ہے۔ ابوصادق ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مسجد میں بیٹھنا لازم پکڑو، کیونکہ میں نے سنا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے بیٹھنے کی جگہیں مسجدیں تھیں۔

مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر بول و براز کی حاجت نہ ہوتی تو میں مسجد سے باہر قدم بھی نہ رکھتا مجھے معلوم ہوا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں لوگوں کو عذاب کرنا چاہتا ہوں، پس مسجد کے آباد رکھنے والے اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے اور مسلمان معصوم بچوں کو دیکھتا ہوں تو میرا غصہ ٹھہر جاتا ہے۔

سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کو جنازہ میں شامل ہونا زیادہ پسند ہے یا مسجد میں بیٹھنا؟ آپ نے فرمایا، مسجد میں بیٹھنا مجھے زیادہ مرغوب ہے، کیونکہ میں جب مسجد میں بیٹھا رہوں گا فرشتے میرے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔ یہ مجھے ایک یا دو تین قیراط ثواب لینے سے زیادہ پسند ہے۔

حمدِ باری تعالیٰ

حضرت مولانا ضیاء الحسن ضیاءؔ صاحب

جب تجھے ہم نے پکارا مولا
بن گیا تو ہی سہارا مولا

مجھ سے کترا کے بلائیں گزریں
پا کے رحمت کا اِشارہ مولا

تو ہی ہر غم کا مداوا ٹھہرا
تو ہی ہر درد کا چارا مولا

ہم تو خود ہی تری بخشش ہیں کریم
ہم ہیں تیرے تو ہمارا مولا

جس کو رٹنے سے مزا آتا ہے
وہ ترا نام ہے پیارا مولا

بھوکا تو نے نہ کسی شے کو رکھا
رزق ہر اک پہ اُتارا مولا

تیرے ہی نور کی ہے ساری ضیاءؔ
جس نے مجھ کو بھی سنوارا مولا

عقیقہ کے چند ضروری مسائل

فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی نور اللہ مرقدہ

سوال: بچے کے سر کے بال پیدائش کے ساتویں دن ہی اُتروانا ضروری ہے، یا عقیقہ جب کیا جائے، جب اُتروایا جائے؟ عقیقہ سے قبل یا بعد بال اُتروا کر چاندی ہم وزن کے خیرات کی جاسکتی ہے؟ یا عقیقہ تک بالوں کو رکھنا چاہئے؟ چونکہ عقیقہ کرنے کی اب استطاعت نہیں ہے، ایک سال یا دو سال بعد کرنے کا ارادہ ہے تو ایسی صورت میں کیا کیا جائے؟

جواب: ساتویں دن مستحب ہے، اگر اس وقت موقع نہ ہو تو چودھویں روز پھر اکیسویں روز، یہ ترمذی شریف میں ہے، اس کے بعد اگر کرنا ہو تب بھی پیدائش سے ساتویں روز کی رعایت کرلی جائے، عقیقہ خود واجب نہیں بلکہ مستحب ہے، اس کیلئے اتنا اہتمام اور اصرار بھی نہیں کہ کرنا ضروری ہو، سال دو سال بعد عقیقہ کرنا ہو تو اس وقت تک بالوں کا سر پر رکھنا لازم نہیں۔

سوال: حضرت شیخ الہندؒ (حضرت مولانا محمود حسن صاحب محدثؒ کو کہتے ہیں یا کسی اور کو) نے تعلیقات ترمذی میں حدیث عقیقہ کے تحت ۲۱ ریوم تک تحریر فرمایا ہے، تو کیا بعد ۲۱ ریوم کے محض رسم عقیقہ رہ جاتی ہے، یا عمر میں جب چاہیں عقیقہ کرسکتے ہیں؟

جواب: عقیقہ فی نفسہٖ مباح ہے، اگر بہ نیت اتباع کیا جائے، تو ثواب ملتا ہے، اور اس کی اصلی وقت پیدائش سے ساتواں دن ہے، (پیدائش کے دن سے ایک دن پیشتر) شرح سفر السعاد، ص: ۳۸۳ میں حضرت شیخ عبدالحق دہلویؒ نے اکیسویں روز کی تحدید نہیں کی بلکہ ۲۱ روز تک بیان کرکے کہہ دیا یا علیٰ ہٰذا القیاس، شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب محدث دیوبندیؒ کو کہتے ہیں، ان کا مقصود بھی تحدید نہیں۔

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیارا طریقہ

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ

نماز کی (۵۱) سنتیں -- رکوع کی (۸) سنتیں

۱) رکوع کی تکبیر کہنا

۲) رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنا۔

۳) گھٹنوں کو پکڑنے میں انگلیوں کو کشادہ رکھنا۔

۴) پیٹھ کو بچھا دینا۔

۵) پنڈلیوں کو سیدھا رکھنا۔

۶) سر اور سرین کو برابر رکھنا۔

۷) رکوع میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پڑھنا۔

۸) رکوع سے اُٹھنے میں امام کو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ با آواز بلند کہنا۔ اور مقتدی کو رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ اور منفرد کو دونوں کہنا (آہستہ سے) اور رکوع کے بعد اطمینان سے سیدھا کھڑا ہونا۔

(پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنتیں)

ماہنامہ دعوۃ الحق
جمادی الاخریٰ ۱۴۴۴ھ جنوری 2023ء

گناہ اور اس کے نقصانات

شیخ الحدیث حضرت مولانا الحاج مفتی محمد عارف باللہ صاحب دامت برکاتہم
بقلم: مولانا شاہ ابرار الحق صاحب

آج ہم لوگ زہر کھا رہے ہیں یعنی بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا ہیں مگر اس کا تریاق وعلاج یعنی توبہ وشریعت وسنت پر عمل کے لئے تیار نہیں ایسی صورت میں زہر کھانے والا کب تک صحت مند رہ سکتا ہے جس طرح زہر کے استعمال کرنے سے زندگی کے بجائے موت آجاتی ہے اسی طرح ان گناہوں میں سے ایک ایک گناہ یہ بھی جنت کی زندگی کے بجائے جہنم میں پہنچا دیتا ہے اگر اللہ تعالیٰ فضل نہ فرمائے۔

چند گناہ کبیرہ جن پر وعیدیں آئی ہیں۔ جو بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے اور ایک گناہ بھی جہنم میں لے جانے کے لئے کافی ہے۔

(۵) کسی کا عیب تلاش کرنا۔

اس کی مثال ایسی ہے کہ باغ میں سب لوگ تو پھل پھول تلاش کرنے جاتے ہیں مگر ایک جانور باغ میں گندگی تلاش کرنے جاتا ہے۔ مسلمانوں کے عیبوں کو تلاش کرنا باغ میں گندگی تلاش کرنا ہے۔

(۶) غیبت کرنا۔

یعنی کسی کے اندر کوئی برائی واقعتاً موجود ہو اس کا تذکرہ اسکے پیٹھ پیچھے کرنا۔ قرآن نے اسے اپنے مردار بھائی کا گوشت کھانا بتلایا ہے اسکو کون پسند کرتا ہے۔

گناہ کے نقصانات

(۸۱) دنیا کی محبت اور موت سے نفرت کرنے سے بزدلی پیدا ہوتی ہے اور دشمن کے دل سے رعب دور کر دیا جاتا ہے

(۵) الایمان بالیوم الاخر

نظر فرمودہ شیخ الحدیث عارف باللہ حضرت اقدس مولانا الحاج الشاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

قیامت کے بارے میں عقیدے

عقیدہ کی تعریف: دین کی وہ اصولی اور ضروری باتیں جن کا جاننا اور دل سے ان پر یقین کرنا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔

عقیدہ:۷ اللہ تعالیٰ کو جب منظور ہوگا کہ تمام عالم دوبارہ پیدا ہوجائے تو دوسری بار پھر صور پھونکا جائے گا، اس سے پھر سارا عالم پیدا ہوجائے گا، مردے زندہ ہوجائینگے قیامت کے میدان میں سب جمع ہوں گے۔

عقیدہ:۸ میدان قیامت کی پریشانیوں اور تکلیفوں سے گھبرا کر سب لوگ پیغمبروں کے پاس سفارش کرانے جائیں گے، کوئی بھی شفاعت کو تیار نہ ہوگا آخر میں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفارش کریں گے تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے درمیان فیصلہ فرمادے یہی ''شفاعتِ عظمیٰ'' ہے جو آپ ہی کیلئے ہے۔

عقیدہ:۹ ترازو قائم کی جائے گی، سب اچھے اور بُرے اعمال تولے جائیں گے ان کا حساب ہوگا، میزان یعنی ترازو اور وزنِ اعمال یقینی ہے، اس کی کیفیت ہمیں معلوم نہیں، نیکوں کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں اور بُروں کا نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔

DAWAT-UL-HAQ

#43 Mulla Street, Pernambut - 635 810. (Vellore Dist.)
Email: mudeer@dawatulhaq.in Phone: 04171-231292
www.dawatulhaq.in

FOR PRIVATE CIRCULATION ONLY

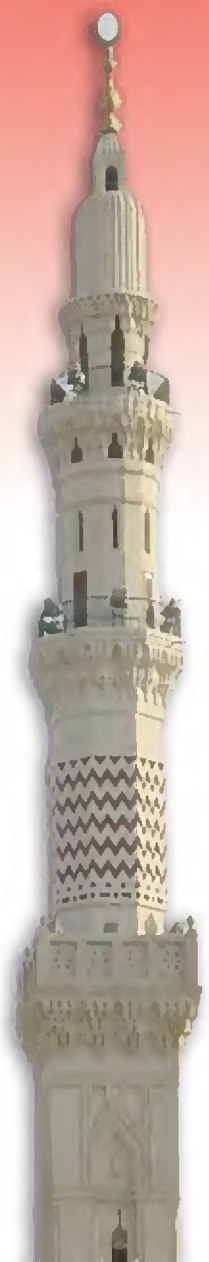

جواہر حکمت

ایک تم سے کیا محبت ہوگئی
ساری خلقت ہی سے وحشت ہوگئی
لاکھ جھڑکو اب کہیں پھرتا ہے دل
ہوگئی اب تو محبت ہوگئی

(حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمۃ اللہ علیہ)